

سپریم کورٹ رپورٹس (2002) SUPP. 5 ایس سی آر

ڈاکٹر (مسز) رینو کا دتلا اور دیگران

بنام  
کمشنر آف انکم ٹیکس کرناٹکا اور دیگر

17 دسمبر، 2002

[رومپال اور بی۔ این۔ سری کرشنا، جسٹسز]

مالیاتی قانون، 1998- کرواد سمدھان اسکیم، 1998- دفعہ 87 (ایم) (i)، 88 اور 95  
(1) (سی)- اسکیم- اس کا اطلاق- تشخیصی سال 1992- 93 کے حوالے سے اصل تخمینہ کاری- اپیلٹ حکم کو  
نافذ کرنے کے لیے اس کے بعد کی تبدیلیاں- بعد میں اس میں ترمیم اپیل کے حکم کو نافذ کرنے کے لیے-  
مطالبہ کی ادائیگی نہیں کی گئی- دفعہ 88 کے تحت بیان دائر کیا گیا- نامزد اتھارٹی اور عدالت عالیہ کی جانب سے  
بیان مسترد کر دیا گیا- اپیل پر- فیصلہ، اسکیم ایسے تشخیص کنندگان پر بھی لاگو ہوتی ہے- معاملے کے حقائق کے تحت  
یہ نہیں کہا جاسکتا کہ ٹیکس بقایا جات کے حوالے سے کوئی اپیل زیر التوا نہیں تھی- انکم ٹیکس ایکٹ، 1961-  
دفعات 234A، 234B اور 234C-

اپیل کنندہ کی آمدنی کا ٹیکس 31.3.1995 کے تشخیصی حکم کے ذریعے تشخیصی سال 1992-93  
کے لیے مقرر کیا گیا تھا- ٹیکس دہندہ نے کمشنر (اپیلز) کے سامنے اپیل دائر کی جس میں تشخیصی حکم میں اضافوں پر  
اعتراض کیا گیا تھا- اپیل کنندہ نے انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعات 234 اے، 234 بی اور 234  
سی کے تحت سود کے محصولات کو بھی چیلنج کیا- کمشنر (اپیل) نے کچھ اضافے کی تصدیق کی اور تشخیص کرنے والے  
اتھارٹی کے ذریعے دوبارہ تعین اور ترمیم کے لیے کچھ اضافے کو الگ کر دیا- سود عائد کرنے کے اس کے چیلنج  
کی منظوری نہیں دی گئی- اپیل کنندہ نے کمشنر (اپیل) کے حکم کے خلاف انکم ٹیکس اپیلی ٹریبونل کے

سامنے اپیل دائر کی۔

کمشنر (اپیل) کے حکم کے مطابق، تخمینہ کاری کرنے والے افسر نے 17.11.1997 کے حکم کے ذریعے 31.3.1995 کے تخمینہ کاری کے حکم میں ترمیم کی اور کمشنر (اپیل) کی طرف سے الگ کیے گئے اضافے کو کاٹ لیا۔ اس کے بعد سود کی لیوی کو بھی ختم کر دیا گیا۔ اپیل کنندہ نے رقم ادا کی، جیسا کہ 17.11.1997 کے حکم کے ذریعے شمار کیا گیا ہے اور جیسا کہ بعد کے حکم کے ذریعے ترمیم کی گئی ہے، 31.3.1998 سے پہلے۔ جہاں تک ان اضافے کا تعلق ہے جو تشخیص کرنے والے افسر کے ذریعے از سر نو تعین کے لیے مختص کیے گئے تھے، اپیل کنندہ نے محکمہ کی طرف سے کی گئی گنتی کو تسلیم کر لیا۔ تشخیص کرنے والے افسر نے رعایت ریکارڈ کی اور 31.12.1998 کے حکم کے ذریعے اپیل کنندہ گال کی کل آمدنی کا دوبارہ حساب لگایا۔ تاہم، تشخیص کرنے والے افسر نے انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعات 234 اے، 234 بی اور 234 سی کے تحت سود عائد کیا۔ تشخیص افسر کی طرف سے اٹھائے گئے مطالبے کو اپیل کنندہ گال نے پورا نہیں کیا۔

اپیل کنندہ نے تخمینہ کاری سال 1992 - 93 کے سلسلے میں مالیاتی قانون 1998 کی دفعہ 88 کے تحت اعلامیہ دائر کیا۔ کرواد سمدھان اسیکم، 1998 کے تحت نامزد اتھارٹی نے اپیل کنندہ کی طرف سے دائر اعلامیہ کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا کہ ٹیکس تشخیص الیہ اسیکم کا فائدہ نہیں اٹھا سکتا کیونکہ 31.3.1998 پر کوئی بقایا نہیں تھا؛ کہ زیر التواء اپیل سود کی وصولی پر تھی جسے معاف کر دیا گیا تھا اور لہذا کوئی تنازعہ نہیں تھا؛ اور یہ کہ بقایا جو 31.12.1998 پر اٹھائے گئے موجودہ مطالبے سے متعلق طے کرنے کی کوشش کی گئی تھی جو بقایا مطالبے سے بالکل مختلف تھی۔

اپیل کنندہ نے مجاز اتھارٹی کے حکم کے خلاف عدالت عالیہ میں تحریری عرضی دائر کی اور مجاز اتھارٹی کی طرف سے دی گئی وجوہات کو برقرار رکھتے ہوئے اسے مسترد کر دیا گیا۔ لہذا تشخیص کاروں کی طرف سے موجودہ اپیلیں۔

اپیلوں کی منظوری دیتے ہوئے عدالت نے

فیصلہ 1: عدالت عالیہ کے حکم کو کالعدم کر دیا گیا ہے کیونکہ اپیل کنندگان کے معاملہ نے مالیاتی قانون 1998 کے باب IV کے تحت غور کرنے کے معیار کو باضابطہ طور پر پورا کیا ہے۔ [174-ای]

2۔ کوئی شخص اسکیم کا فائدہ اٹھا سکتا ہے، اگر (1) ٹیکس وغیرہ کی رقم کا تعین ہو۔ 31.3.1998 پر یا اس سے پہلے؛ اور (2) اپیل آرڈر کو نافذ کرنے کے نتیجے میں عزم میں ترمیم کی گئی ہے؛ اور (3) اعلان 1.9.1998 اور 31.12.1998 کے درمیان نامزد اتھارٹی کے سامنے مقررہ فارم میں دائر کیا گیا تھا اور (4) ترمیم شدہ مطالبے کی رقم اعلان کی تاریخ کو ادائیگی کی گئی ہے؛ اور (5) حکام یا عدالت کے سامنے اپیل یا حوالہ یا تحریری عرضی، مدعرات (1)، (2) اور (4) کے حوالے سے اعلامیہ دائر کرنے کی تاریخ زیر التوا ہے۔ [A-B-171؛ G-H-174]

3۔ کمشنر (اپیلز) اور ہائی کورٹ دونوں نے 'ٹیکس بقایا جات' کی اصطلاح کی تشریح فنانس ایکٹ کی دفعہ 87 (ایم) کی تعریف سے ہٹ کر کی ہے۔ اس معاملے میں، 31 مارچ 1998 سے پہلے اصل تشخیصی حکم کے ذریعے ٹیکس کی رقم کا تعین کیا گیا تھا۔ یہ تعین کمشنر (اپیلز) کے آرڈر کے تحت 17 نومبر 1997 اور 31 دسمبر 1998 کے فیصلوں میں ترمیم کے بعد تبدیل کیا گیا۔ 31 دسمبر 1998 کا تعین کرواد سمدھان اسکیم، 1998 کے مقاصد کے لیے ایک نیا تشخیص نہیں تھا بلکہ اصل 'تعین' میں ترمیم تھی۔ ترمیم شدہ مطالبہ رعایت کے نتیجے میں ہے یا نہیں، یہ دفعہ 87 (ایم) کے مقاصد کے لیے ایک متعلقہ بات نہیں ہے۔ یہ دفعہ خود اسکیم کے مقاصد کے لیے رعایت شدہ مطالبہ اور کسی دوسرے مطالبہ کے درمیان کوئی امتیاز نہیں کرتی۔ [F-G-173؛ G-170]

4۔ تاہم، دفعہ 87 (ایم) مالیاتی قانون کے تحت "ٹیکس بقایا جات" اسکیم کے فائدے کے حقدار ہیں۔ اگر ٹیکس بقایا جات کے سلسلے میں کوئی اپیل وغیرہ زیر التوا نہیں ہے، تو اسکیم کا فائدہ دفعہ 95 (1) (سی) کے تحت دستیاب نہیں ہے۔ اگر کوئی اپیل وغیرہ زیر التوا ہے، تو یہ نامزد اتھارٹی کے لیے نہیں ہے کہ وہ اپیلوں کے ممکنہ نتائج پر سوال اٹھائے، اور نہ ہی عدالت عالیہ کے لیے یہ فیصلہ دینا کہ اپیل "جعلی"، "غیر موثر" یا "بے نتیجہ" تھی جیسا کہ اس نے کیا ہے۔ عدالت عالیہ نے یہ فیصلہ دیتے ہوئے غلطی کی کہ 31 دسمبر 1998 کو اٹھائے گئے پورے مطالبے پر اپیل کنندہ نے رضامندی ظاہر کی تھی۔ 31 دسمبر 1998 کو مطالبے کی گنتی

میں تشخیص کرنے والے افسر نے نہ صرف وہ مدوں شامل کیے جو کمشنر (اپیل) کے ذریعے دوبارہ تعین کے لیے بھیجے گئے تھے، اور جنہیں اپیل کنندہ نے قبول کر لیا تھا، بلکہ وہ مدوں بھی جن کی کمشنر (اپیل) کے ذریعے تصدیق کی گئی تھی جنہیں قبول نہیں کیا گیا تھا اور جو ٹریبونل کے سامنے اپیل کا موضوع تھے۔ اس طرح انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعات 234 اے، 234 بی اور 234 سی کے تحت سود کے نفاذ کا سوال اور عدالت عالیہ کے مطابق بھی کچھ مدوں کے سلسلے میں تعین اپیل کا موضوع تھا۔ اس لیے کیس کے حقائق میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ دفعہ 95(1) (سی) کے معنی میں ان مدوں سے متعلق ٹیکس بقایا جات کے سلسلے میں کوئی اپیل زیر التوا نہیں تھی۔ [174-بی-ڈی]

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار فیصلہ : 2000 کی دیوانی اپیل نمبر 4731۔

1999 کے ڈبلیو پی نمبر 14195 میں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے 20.8.1999 کے فیصلے اور حکم سے۔

کے ساتھ

2000 کے سی۔ اے نمبر 4732 اور 4733۔

اپیل کنندگان کی طرف سے ایم ایل ورما، مکیش کے گری اور ایس مدھوسدھن بابو۔

جواب دہندگان کے لیے آر پی بھٹ، میسرز پی ایس نرسمہا، انگا بھٹا چاریہ، پی سریدھر، محترمہ آشا جی نائر اور بی وی بی داس۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا:

جسٹس روماپال۔ ان تین ایپلوں میں اپیل کنندگان کی شکایت جواب دہندہ نمبر 1 کے ذریعے اپیل کنندگان کے اعلانات کو مسترد کرنے کے ایک حکم سے پیدا ہوتی ہے جو اپیل کنندگان نے ”کرواد سمدھان اسکیم، 1998“ (جسے مختصر طور پر ”اسکیم“ کہا جاتا ہے) کے تحت دائر کیا تھا۔

یہ اسکیم مالیاتی (نمبر 2) ایکٹ، 1998 (جسے بعد میں ایکٹ کہا جاتا ہے) کے باب IV کے ذریعے متعارف کرائی گئی تھی اور اس میں شامل ہے۔ یہ یکم ستمبر 1998 اور 31 جنوری 1999 کے درمیان نافذ تھا۔ مختصر طور پر، یہ اسکیم ”ٹیکس بقایا جات“ کے بندوبست کی منظوری دیتی ہے جیسا کہ ایکٹ کے دفعہ 87 (ایم) میں بیان کیا گیا ہے۔ تعریف کا متعلقہ اقتباس پڑھتا ہے:

”ٹیکس بقایا جات کا مطلب ہے،

(i) براہ راست ٹیکس وضع قانون کے سلسلے میں، ٹیکس، تاوان یا سود کی رقم جو 31 مارچ 1998 کو یا اس سے پہلے مقرر کی گئی تھی، اس وضع قانون کے تحت ایک تخمینہ کاری سال کے سلسلے میں ترمیم کی گئی تھی جیسا کہ اپیلٹ آرڈر کو نافذ کرنے کے نتیجے میں ترمیم کی گئی تھی لیکن اعلان کی تاریخ پر ادا نہیں کی گئی تھی۔

ہم نے ان تاریخوں پر زور دیا ہے جن کا معاملہ سے تعلق ہے، یعنی (الف) 31.3.98 اور (ب) اعلان کی تاریخ۔ دوسرے لفظوں میں، صرف وہی ٹیکس بقایا جات جو 31.3.98 سے پہلے طے کیے گئے تھے اور جو اعلامیہ کی تاریخ تک ادا نہیں کیے گئے تھے، اسکیم کے تحت بندوبست کے اہل ہوں گے۔ اس لیے تعریف کے لحاظ سے دفعہ 87 (ایم) (i) کے تحت تعین وہ ہے جس میں ترمیم کی گئی تھی نہ کہ خود ترمیم۔ واضح رہے کہ دفعہ 87 (ایم) کے تحت ترمیم کو 31.3.1998 پر یا اس سے پہلے مکمل کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ یہ موقف اختیار کرنے کے لیے کہ ترمیم بھی 31 مارچ 1998 تک مکمل ہونی چاہیے، اس کا مطلب یہ ہوگا، جیسا کہ اپیل کنندگان کے فاضل وکیل نے صحیح طور پر پیش کیا ہے، کہ 31 مارچ 1998 کے عزم کے سلسلے میں، اپیلٹ آرڈر اور اس کے نتیجے میں ہونے والی ترمیم سب کو ایک ہی تاریخ کو مکمل کرنا ہوگا۔ کہ، دفعہ 87 (ایم) کی زبان کو دیکھتے ہوئے عملی طور پر ناممکن ہوگا اور واضح طور پر اس کا ارادہ نہیں کیا جاسکتا تھا۔

دیگر دفعات جو متعلقہ ہیں وہ دفعات 88، 89 اور 95 ہیں۔ دفعہ 88 جہاں تک متعلقہ ہے فراہم کرتا ہے:

88- قابل ادائیگی ٹیکس کا بندوبست۔ اس اسکیم کی دفعات کے تابع، جہاں کوئی شخص یکم ستمبر 1998 کو یا اس کے بعد، لیکن 31 دسمبر 1998 کو یا اس سے پہلے، ٹیکس بقایا کے سلسلے میں توضیح 89 کی دفعات کے مطابق نامزد اتھارٹی کے سامنے اعلامیہ کرتا ہے، تب کسی براہ راست ٹیکس وضع قانون یا بالواسطہ ٹیکس وضع قانون یا فی الحال نافذ کسی قانون کی کسی دوسری شق میں موجود کسی چیز کے باوجود، اعلان کنندہ کے ذریعہ اس اسکیم کے تحت قابل ادائیگی رقم کا تعین اس کے تحت متعین شرحوں پر کیا جائے گا۔

دفعہ 89 میں کہا گیا ہے کہ:

89- اعلامیہ میں فراہم کی جانے والی تفصیلات۔ دفعہ 88 کے تحت ایک اعلامیہ نامزد اتھارٹی کو دیا جائے گا اور اس طرح کی شکل میں ہوگا اور اس کی تصدیق اس انداز میں کی جائے گی جو مقرر کیا جائے۔

اسکیم کے دفعہ 95 میں کچھ ٹیکس بقایا جات کو اسکیم کے فائدے سے خارج کیا گیا ہے۔ اس معاملے میں ہم اسکیم کے دائرہ کار سے مخصوص اخراج سے متعلق ہیں جو ایکٹ کے دفعہ 95(i)(ج) میں موجود ہے۔ اس میں لکھا ہے:

95۔ اسکیم بعض صورتوں میں لاگو نہیں ہوگی:- اس اسکیم کی دفعات لاگو نہیں ہوں گی۔

(ا) کسی بھی براہ راست ٹیکس وضع قانون کے تحت ٹیکس بقایا جات کے سلسلے میں۔

XXXXXXXXXXXX(الف)

XXXXXXXXXXXX(ب)

(ج) ایسے معاملے میں جہاں کوئی اپیل یا حوالہ یا تحریری عرضی داخل نہیں کی گئی ہے اور اعلامیہ دائر کرنے کی تاریخ پر کسی اپیل اتھارٹی یا عدالت عالیہ یا عدالت عظمیٰ کے سامنے زیر التوا ہے یا اعلامیہ داخل کرنے کی تاریخ پر کمشنر کے سامنے نظر ثانی کے لیے کوئی درخواست زیر التوا نہیں ہے۔

جیسا کہ اوپر زور دیا گیا ہے، مثبت طور پر بیان کردہ دوسرے منفی کے استعمال کا مطلب یہ ہے کہ اسکیم کا فائدہ صرف اس وقت دستیاب ہوگا جب ٹیکس بقایا جات کے سلسلے میں اپیل کا حوالہ وغیرہ زیر التوا ہو۔

ان دفعات کے تجزیے پر، یہ واضح ہے کہ کوئی شخص اسکیم کا فائدہ اٹھا سکتا ہے، اگر

(1) 31.3.1998 پر یا اس سے پہلے ٹیکس وغیرہ کی رقم کا تعین تھا؛ (دفعہ 87(m)(i))

اور

(2) ایپلٹ آرڈر کو اثر دینے کے نتیجے میں تعین میں ترمیم کی گئی ہے؛ (ibid) اور

(3) اعلامیہ مقررہ فارم میں نامزد اتھارٹی کے سامنے 1.9.1998 اور 31.12.1998 (دفعہ 88، 89) کے درمیان دائر کیا گیا تھا اور

(4) ترمیم شدہ مانگ کی رقم اعلامیہ کی تاریخ کو ادا نہیں کی گئی ہے؛ (دفعہ 87 ایم(i) اور

(5) اعلامیہ دائر کرنے کی تاریخ پر مدوں (1)، (2) اور (4) کے سلسلے میں حکام یا عدالت کے سامنے اپیل یا حوالہ یا تحریری عرضی زیر التوا ہے۔ (دفعہ 95(1)(سی)۔

چونکہ درخواست دہندگان کے اعلانات کو جواب دہندہ نمبر 1 نے اسکیم کی انہی دفعات کی تشریح پر یکساں بنیادوں پر مسترد کر دیا تھا، اس لیے 2000 کی دیوانی اپیل نمبر 4731 سے متعلق حقائق پر غور کرنا کافی ہے۔ (مسز) ریمیکا دتلا بنام کمشنر انکم ٹیکس، کرناٹک (مرکزی) اور دیگر) اٹھائے گئے مسائل کو حل کرنے کے لیے۔

اس اپیل میں تخمینہ کاری کا سال 1992 - 93 ہے۔ اسٹنٹ کمشنر کے ذریعے 31.3.1995 کے ایک حکم کے ذریعے اپیل کنندہ کو انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 143(3) کے تحت ٹیکس دہندہ

لگایا گیا تھا۔ مقرر کردہ سود کے ساتھ کل ٹیکس روپے 44,50,568 تھا۔ پہلے سے ادا شدہ ٹیکسوں کی ایڈجسٹمنٹ کے بعد روپے 40,74,820 قابل ادائیگی رہے۔ اپیل کنندہ نے تخمینہ کاری کے حکم میں درج ذیل اضافے پر اعتراض کرتے ہوئے کمشنر (اپیل) (جسے 'سی آئی ٹی' (اے) کہا جاتا ہے) کے سامنے اپیل کو ترجیح دی۔

(i) مسر زرا جو انویسٹمنٹ سے منافع کا حصہ 1,85,250 روپے (جو ریٹرن میں دکھایا گیا تھا) کے مقابلے میں 6,85,668 روپے لیا گیا ہے۔

(ii) زیورات کے حصول میں غیر واضح سرمایہ کاری روپے 23,07,809۔

(iii) زیورات میں جڑے ہیروں کے علاوہ دیگر پتھروں کی قیمت روپے 1,09,419۔

(iv) لا کر سے غیر واضح نقد رقم ملی: روپے 2,50,000۔

(v) قرضہ نامہ پر سود جو بدلے میں نہیں دکھایا گیا 3,690 روپے۔

(vi) بمبئی سے موصول ہونے والی غیر واضح رقم 45,000 روپے۔

(vii) دوفرانٹرفران لمیٹڈ میں 8000 حصص کے حصول میں غیر واضح سرمایہ کاری۔  
80,000 روپے۔

(viii) میسرز ٹیکنو فارما پرائیویٹ لمیٹڈ، روپے 1,25,000 کے حصص کے حصول میں غیر واضح سرمایہ کاری۔

(ix) میسرز وی آر ٹرانسپورٹس میں حصص کے حصول میں غیر واضح سرمایہ کاری۔ 24,000 روپے۔



اپیل کنندہ نے دفعات 234 اے، 234 بی اور 234 سی کے تحت سود کے محصولات کو بھی چیلنج کیا۔

30.9.1997 کے اپنے حکم کے ذریعے، CIT (A) نے مد نمبرات (iii)، (iv)، (v) اور (viii) کے سلسلے میں اضافے کی تصدیق کرتے ہوئے جزوی طور پر اپیل کی منظوری دی، مدوں (ii)، (vi)، (viii) اور (ix) کے سلسلے میں اضافے کو الگ کر دیا اور مد نمبر (i) کے تحت رقم کے از سر نو تعین اور ترمیم کے لیے معاملے کو دوبارہ تشخیص افسر کو بھیج دیا۔ سود کے محصولات کے خلاف اپیل کنندہ کے چیلنج کی اجازت نہیں دی گئی۔

اپیل کنندہ نے انکم ٹیکس ایپلی ٹریبونل کے سامنے اپیل دائر کی جس میں اپیل کنندہ نے نہ صرف سی آئی ٹی (اے) کے فیصلے پر اس حد تک اعتراض کیا کہ اس نے مدوں (iii) اور (vii) کے تحت اضافے کی تصدیق کی بلکہ مد (i) کے تحت ترمیم کی مقدار اور مد نمبرات (vi)، (vii) اور (ix) کے سلسلے میں دوبارہ تعین کے حوالے سے تشخیص افسر کو ہدایت بھی دی۔ اس کے علاوہ، اپیل کنندہ نے دفعات 234 اے، 234 بی اور 234 سی کے تحت سود کے محصولات کی تصدیق کو چیلنج کیا۔

سی آئی ٹی (اے) کے حکم مطابق، اسنگ تخمینہ کاری نے 17.11.1997 کے حکم ذریعے مد (i) کے سلسلے میں تشخیصی سال 1992-93 کے تشخیصی حکم میں ترمیم کی اور سی آئی ٹی (اے) کی طرف سے مختص کردہ اضافے کو کاٹ لیا۔ آمدنی کو روپے 12,16,303 کے طور پر دوبارہ شمار کیا گیا اور اس پریٹیکس روپے 6,56,042 پر لگایا گیا۔ آمدنی پر دفعات 243 اے، 243 بی اور 243 سی کے تحت سود لگایا گیا تھا۔ اپیل کنندہ کو پہلے سے ادا کی گئی رقم جمع کرنے کے بعد، 23,044.00 روپے کی رقم واجب الادا رقم کے طور پر شمار کی گئی۔

اس کے بعد 2.1.1998 کے حکم نامے کے ذریعے، تشخیص کرنے والے افسر نے دفعات 243A، 243B اور 243C کے تحت سود کے محصولات کو حذف کر دیا جیسا کہ ڈائریکٹر جنرل (IT) نے اس دوران 31.10.1997 کے ایک حکم نامے کے ذریعے سود کو معاف کرنے کی ہدایت کی تھی۔ اپیل کنندہ

نے رقم ادا کی جیسا کہ 17.11.1997 کے آرڈر کے ذریعے شمار کیا گیا ہے جیسا کہ 31.3.1998 سے پہلے 2.1.1998 پر ترمیم کی گئی تھی۔

جہاں تک ان اضافے کا تعلق ہے جو تشخیصی آفیسر کے ذریعے از سر نو تعین کے لیے مختص کیے گئے تھے، اپیل کنندہ نے محکموں کی گنتی کو تسلیم کر لیا اور اس سلسلے میں تشخیصی آفیسر کے سامنے ایک خط درج کرایا۔ تشخیص کرنے والے افسر نے رعایت ریکارڈ کی اور 31.12.1998 کے حکم کے تحت ذریعے اپیل کنندہ کی کل آمدنی کو دوبارہ شمار کیا۔ تاہم، ڈی جی آئی ٹی کے حکم کے باوجود، تخمینہ کاری کرنے والے افسر نے دفعات 234 اے، 234 بی اور 234 سی کے تحت سود عائد کیا۔ اپیل کنندہ کی طرف سے ادا کی گئی رقم کا کریڈٹ دینے کے بعد، تشخیصی سال 1992-93 کے لیے ٹیکس کی ذمہ داری روپے 22,05,925 پر طے کی گئی۔ 31.12.1998 کے حکم نامے میں مطالبہ کو ”ادائیگی نوٹس اور منسلک چالان کے مطابق“ ادا کرنے کی بھی ہدایت کی گئی تھی۔ دفعہ 271(1)(ج) کے تحت مجرمانہ کارروائی الگ سے شروع کی گئی۔ تشخیص افسر کی طرف سے اٹھائے گئے مطالبے کو اپیل کنندہ گال نے پورا نہیں کیا۔

اپیل کنندہ نے 28.1.1999 پر تشخیصی سال 1992-93 کے سلسلے میں ایکٹ کی دفعہ 88 کے تحت اپنا اعلامیہ دائر کیا۔ سی آئی ٹی (اے) جو ایکٹ کے تحت نامزد اتھارٹی تھی، نے اپیل کنندہ کی طرف سے اس کے حکم کے ذریعے دائر کردہ اعلامیہ کو مسترد کر دیا جس کی تاریخ 26.2.1999 تھی۔ مسترد ہونے کی تین وجوہات بتائی گئیں:

”1- 31.3.1998 پر کوئی بقایا جات موجود نہیں ہیں جیسا کہ اوپر بیان کردہ حقائق سے دیکھا گیا ہے۔

2- کہا جاتا ہے کہ زیر التواء اپیل سود کی وصولی پر ہے، جسے معاف کر دیا گیا ہے۔ لہذا کوئی تنازعہ نہیں ہے۔

3- جس بقایا کو طے کرنے کی کوشش کی گئی ہے اس کا تعلق 31.12.1998 پر اٹھائے گئے موجودہ مطالبے سے ہے جو بقایا مطالبے سے بالکل مختلف ہے۔

اپیل کنندہ نے عدالت عالیہ کے سامنے ایک تحریری عرضی کے ذریعے سی آئی ٹی (اے) کے حکم پر اعتراض کیا۔ عدالت عالیہ نے سی آئی ٹی (اے) کی پہلی اور دوسری وجوہات کو برقرار رکھتے ہوئے رٹ درخواست کو مسترد کر دیا جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ عدالت عالیہ نے فیصلہ دیا کہ اپیل کنندہ کا اعلان صحیح طور پر مسترد کر دیا گیا تھا کیونکہ کوئی ٹیکس بقایا نہیں تھا کیونکہ مطالبہ قبول کر لیا گیا تھا اور ڈی جی آئی ٹی کی طرف سے سود معاف کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔

ہماری رائے میں، سی آئی ٹی (اے) کے ساتھ ساتھ عدالت عالیہ دونوں نے دفعہ 87 (ایم) کے تحت تعریف 'ٹیکس بقایا جات' کے جملے کی تشریح پر آگے بڑھایا ہے جیسا کہ اوپر حوالہ دیا گیا ہے۔ اس معاملے میں، 31.3.1995 یعنی 31.3.1998 سے پہلے تخمینہ کاری اصل تشخیصی سال کے ذریعے ٹیکس کی رقم کا تعین کیا گیا تھا سی آئی ٹی (اے) کے حکم کے مطابق 17.11.1997 اور 31.12.1998 کے احکامات کے ذریعے تعین میں ترمیم کی گئی تھی۔ 31.12.1998 پر تعین اسکیم کے مقاصد کے لیے ایک نئی تخمینہ کاری نہیں تھی بلکہ 29.3.1996 کے اسکیم نامے کے ذریعے اصل 'عزم' میں ترمیم تھی۔ یہ تنازعہ میں نہیں ہے کہ ترمیم شدہ مطالبہ اپیل گزار کی طرف سے اس تاریخ کو ادا نہیں کیا گیا تھا جب اعلامیہ دائر کیا گیا تھا۔ ترمیم شدہ مطالبہ مراعات کے نتیجے میں ہے یا دوسری صورت میں دفعہ 87 (م) کے مقاصد کے لیے متعلقہ غور نہیں ہے۔ دفعہ خود اسکیم کے مقاصد کے لیے تسلیم شدہ مطالبے اور کسی دوسرے کے درمیان ایسا کوئی فرق نہیں کرتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ دفعہ 87 (ایف) 'متنازعہ ٹیکس' کی تعریف کے ذریعے پوزیشن کو کسی بھی براہ راست ٹیکس وضع قانون کے تحت ایک تخمینہ کاری سال کے سلسلے میں طے شدہ اور قابل ادائیگی کل ٹیکس کے طور پر مضبوط کرتا ہے لیکن جو دفعہ 88 کے تحت اعلان کرنے کی تاریخ تک ادا نہیں کیا جاتا ہے۔ لفظ "متعین" اس عمل کے ذریعے اہل نہیں ہے جس کے ذریعے تعین کیا جاتا ہے۔

تاہم، دفعہ 87 (ایم) کے تحت تمام "ٹیکس بقایا جات" اسکیم کے فائدے کے حقدار نہیں ہیں۔ اگر ٹیکس بقایا جات کے سلسلے میں کوئی اپیل وغیرہ زیر التوا نہیں ہے، تو اسکیم کا فائدہ دفعہ 95 (1) (سی) کے تحت دستیاب نہیں ہے۔ اگر کوئی اپیل وغیرہ زیر التواء ہے، تو یہ نامزد تھارٹی کے لیے نہیں ہے کہ وہ ایبلوں کے ممکنہ نتائج پر سوال اٹھائے، اور نہ ہی عدالت عالیہ کے لیے یہ فیصلہ دینا کہ اپیل "جسلی"، "غیر موثر" یا "بے نتیجہ" تھی جیسا کہ اس نے کیا ہے۔ کسی بھی صورت میں، عدالت عالیہ نے یہ فیصلہ دیتے ہوئے غلطی کی کہ 31 دسمبر

1998 کو اٹھائے گئے پورے مطالبے پر اپیل کنندہ نے رضامندی ظاہر کی تھی۔ 31 دسمبر 1998 کو مطالبے کی گنتی میں تشخیص کرنے والے افسر نے نہ صرف وہ مدوں شامل کیے جو سی آئی ٹی (اے) نے دوبارہ تعین کے لیے بھیجے تھے، اور جنہیں اپیل کنندہ نے قبول کر لیا تھا، بلکہ وہ مدوں بھی جن کی سی آئی ٹی (اے) نے تصدیق کی تھی جنہیں قبول نہیں کیا گیا تھا اور جو ٹریبونل کے سامنے اپیل کا موضوع تھے۔ اس طرح دفعہ 234 اے، 234 بی اور 234 سی کے تحت سود کے نفاذ کا سوال اور عدالت عالیہ کے نقطہ نظر کے مطابق بھی، اوپر مذکور مدوں (iii) اور (vii) کے سلسلے میں تعین اپیل کا موضوع تھا۔ اس لیے کیس کے حقائق میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ دفعہ 95 (1) (سی) کے معنی میں ان مدوں سے متعلق ٹیکس بقایا جات کے سلسلے میں کوئی اپیل زیر التوا نہیں تھی۔

چونکہ اپیل کنندہ کا مقدمہ ایکٹ کے باب IV کے تحت غور کیے جانے کے معیار کو باضابطہ طور پر پورا کرتا ہے، اس لیے ہم نے عدالت عالیہ کے حکم کو کالعدم قرار دیا۔ جس حکم کے ذریعے اپیل کنندہ کی طرف سے اسکیم کے تحت دائر کردہ اعلامیے کو مسترد کر دیا گیا تھا اسے کالعدم قرار دے دیا گیا ہے اور جواب دہندگان کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ آج سے آٹھ ہفتوں کے اندر ایکٹ کی دفعہ 88 کے تحت اپیل کنندہ کی طرف سے دائر کردہ اعلامیے پر غور کریں۔

جیسا کہ شروع میں بیان کیا گیا ہے، تینوں ایپلوں کے حقائق حقیقتاً ایک جیسے ہیں۔ انہی وجوہات کی بناء پر، ہر اپیل میں اعلانات کو مسترد کرنے والے نامزد اتھارٹی کے احکامات کو انہی ہدایات کے ساتھ منسوخ کیا جانا چاہیے۔ اس لیے تینوں ایپلوں کی منظوری اخراجات کے حوالے سے کسی حکم کے بغیر دی جاتی ہے۔

کے۔ کے۔ ٹی۔

اپیل کی منظوری دی گئی۔